REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ۲۵ محرم ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ تین پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

جلد ۵۰/۱۵ — ۹ وفا ۱۳۴۰ھش ۹ جولائی ۱۹۶۱ء — نمبر ۱۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۷ جولائی بوقت ۱۰½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر شام کے قریب کچھ گھبراہٹ کی شکایت ہو گئی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی شفائے کامل و عاجل اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

صدر ایوب لندن پہنچ گئے تہران میں شاہ ایران سے ملاقات

"میں صدر کینیڈی کو پاکستانی عوام کے اندیشوں سے آگاہ کروں گا"

لندن ۸ جولائی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان امریکہ جاتے ہوئے گزشتہ رات لندن پہنچے تو ہزاروں پاکستانیوں نے آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس سے پہلے چار ماہ قبل وہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن آئے تھے۔ ہوائی اڈہ پر ملکہ الزبتھ کی نمائندگی لارڈ ڈو گینٹ نے کی۔ پے ماسٹر جنرل لارڈ ملز۔ پاکستانی ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف خاں اور ہائی کمیشن کے سینئر ارکان بھی استقبال کرنے والوں میں شامل تھے۔ صدر ایوب ہوائی اڈہ سے کلیرجز ہوٹل پہنچے۔

وہ پیر کو برطانوی وزیر اعظم مسٹر میکملن اور ملکہ الزبتھ سے ملاقات کریں گے۔ اور منگل گیارہ جولائی کو امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔

لندن آتے ہوئے صدر ایوب نے تہران میں شاہ ایران اور ایرانی وزیر اعظم سے ملاقات کی اور وہ راستہ میں روم بھی ٹھہرے۔

صدر ایوب کل صبح کراچی سے روانہ ہوئے تھے۔ کراچی کے ہوائی اڈہ پر بہت بڑے ہجوم نے صدر کو الوداع کہی۔ اس ہجوم میں کراچی کے متعدد شہری بنیادی جمہوریتوں کے ۱۴ سو ارکان سفارتی نمائندے۔ اعلیٰ سول و فوجی حکام شامل تھے۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور وزیر خزانہ مسٹر شعیب بھی صدر کے ہمراہ گئے ہیں۔

اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا "میں صدر کینیڈی کی دعوت اور خاص طور پر نائب صدر مسٹر جانسن کے اصرار پر امریکہ جا رہا ہوں۔ میں امریکہ میں صدر کینیڈی سے عالمی مسائل کی روشنی میں مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر گفتگو کروں گا۔" صدر ایوب نے کہا میں صدر کینیڈی سے پاکستانی عوام کے ان اندیشوں کے بارے میں گفتگو کروں گا۔ جو اس منطقہ میں امریکی پالیسیوں میں بعض تبدیلیوں کی پیچیدگیوں کے باعث پیدا ہو گئے ہیں۔ مجھے توقع ہے کہ پاکستان کو متاثر کرنے والے عالمی مسائل اور امریکہ و پاکستان کی مشترکہ دلچسپی کے مسائل پر صدر امریکہ سے میری بات چیت خیر سگالی اور دوستی کی سپرٹ میں ہو گی۔ میں بڑا مصروف رہوں گا۔ مجھے واپس جلد آنا ہو گا۔ کیونکہ یہاں مجھے بڑا کام کرنا ہے۔

عربوں کیلئے ایک نیا خطرہ

عمان ۸ جولائی۔ اردن کے وزیر اعظم مسٹر بہجت التلہونی نے کہا ہے کہ اسرائیل نے جو موسمیاتی راکٹ فضا میں چھوڑا ہے وہ عربوں کے لئے ایک نیا خطرہ ہے۔ آپ نے کہا اسرائیلیوں نے یہ تو کہا ہے کہ یہ راکٹ سائنسی معلومات کی غرض سے چھوڑا گیا ہے۔ لیکن اس سے عربوں کو فریب نہیں کھانا چاہیئے۔ اس تجربہ کے پیچھے جارحانہ عزائم پوشیدہ ہیں۔ اور اس کی بدولت اسرائیل کو جدید اسلحہ سے لیس کرنا مقصود ہے۔

برطانوی فوج نکلوانے کے لئے کویت کی شرط

نیویارک ۸ جولائی۔ حفاظتی کونسل میں کویت کے وفد کے لیڈر مسٹر عبدالعزیز حسین نے بتایا۔ کہ کویت اس وقت تک برطانوی فوجوں کے انخلاء کی درخواست نہیں کرے گا۔ جب تک کہ کویت کو اقوام متحدہ کی رکنیت کا یقین نہیں دلایا جاتا۔

اس سال پچھلے سال سے زیادہ اناج درآمد کیا جائیگا

آبپاشی کے متبادل انتظام کیلئے دوست ملکوں سے امداد ملنا شروع ہو گئی

کراچی ۸ جولائی۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کہا ہے کہ پاکستان پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال زیادہ غلہ درآمد کریگا۔ آپ نے کراچی کے ہوائی اڈہ پر بتایا کہ زیادہ غلہ درآمد کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ملک میں غلہ کی کمی ہے بلکہ ہم غذا کا فی کس استعمال بڑھانے کی غرض سے زیادہ مقدار میں غلہ درآمد کر رہے ہیں۔ یہ اقدام حکومت کے فیصلہ کے مطابق کیا گیا ہے — مسٹر محمد شعیب نے بتایا کہ گندم زیادہ تر امریکہ سے درآمد کی جائے گی۔ لیکن آسٹریلیا اور کینیڈا سے بھی گندم درآمد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ قطعی طور پر ابھی یہ نہیں بتا سکتا کہ مجموعی طور پر اس سال کتنی گندم درآمد کی جائیگی۔

وزیر خزانہ نے بتایا کہ حکومت نے مغربی جرمنی سے صاف چینی درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ چینی کی کمی دور کی جا سکے گی۔ اندازہ ہے کہ مغربی جرمنی سے ۲۵ ہزار ٹن سفید چینی درآمد کی جائے گی۔ مسٹر شعیب نے کہا کہ میں لندن میں تین دن قیام کروں گا۔ اور اس دوران میں برطانوی وزیر خزانہ سے باہمی مسائل پر بات چیت کرونگا۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خزانہ نے کہا کہ وادی سندھ میں آبپاشی کی متبادل تعمیرات کے لئے دوست ملکوں کی امداد ملنی شروع ہو گئی ہے۔

ہفتہ وقف جدید اور جماعت کا فرض

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"میں نے جماعت میں تحریک جدید کے علاوہ وقف جدید کی تحریک بھی جاری کی ہوئی ہے۔ تاکہ سارے پاکستان میں ایسے معلمین کا جال بچھ جائے جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور انہیں اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرائیں۔ مگر یہ کام صحیح طور پر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کم از کم ایک ہزار معلم ہوں اور ان کے لئے اخراجات کا اندازہ بارہ لاکھ روپیہ ہے۔ بارہ لاکھ روپیہ جمع کرنا جماعت کے لئے کوئی مشکل امر نہیں۔" (الفضل ۲/۷/۶۰)

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے کافی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ آپ اس کام کے لئے جماعت کے چھوٹے بڑے تمام افراد سے مل کر ان کو اس تحریک سعید میں شامل کریں۔ اور چندہ وصول فرما کر جلد سے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جولائی ۶۱ء

زندہ شخصیت جو ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہے

دینیات میں ایمان کے معنی ہیں کسی کو مان لینا اور ایمان کا درجہ بلحاظ اس شخصیت کے درجہ کے ہوتا ہے جس کو کسی مقام کا حامل مان لیا جائے۔ مثلاً اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے وجود کو اس کی تمام صفات کے ساتھ مان لیا جائے۔ اسی طرح رسول پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ رسول کی رسالت کو برحق مان لیا جائے۔ خلیفۃ الرسول پر ایمان لانے کے یہ معنی ہیں کہ اس کی خلافت کو برحق مان لیا جائے۔

اب اگر کوئی شخص خلیفۃ الرسول پر ایمان لانے کے معنے ایمان بالرسول یا ایمان باللہ کے لیتا ہے تو یقیناً وہ غلطی کرتا ہے۔ کسی کی خلافت پر ایمان لانے کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں کہ خلیفہ کو رسول اللہ اور خدا تعالےٰ کا درجہ دے دیا گیا ہے اسی طرح جس طرح رسول اللہ پر ایمان لانے کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ رسول کو اللہ تعالےٰ کا درجہ دے دیا گیا۔ اسی طرح ایمان لانا نسبتی معنی رکھتا ہے۔ جس شخصیت کے ساتھ اس کے مقام کے مطابق ایمان لایا جائے اس کا یہ ایمان اسی مقام تک محدود ہوگا۔

نبیؐ پاک کی حدیث ہے کہ

من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ اپنے وقت کے امام پر ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ پہچاننا بغیر اس کو مان لینے یعنی اس کی حقانیت پر ایمان کے کوئی معنی نہیں رکھتا۔

عربی زبان اور قرآنی اصطلاح میں ایمان کا لفظ کفر کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے اگر کسی کو مان لیتے ہیں تو کہا جائیگا کہ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اگر ہم اس کا انکار کرتے ہیں تو کہا جائے گا کہ ہم نے اس کا کفر کیا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ۔

یعنی جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ تعالےٰ کو مان لیا۔ اس طرح یہ ایک سادہ سی بات ہے جس کو ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ اگر ہم کسی کو مان لیں تو دینی اصطلاح میں اسے اس پر ایمان لانا کہا جائے گا۔ اور اسکے ہرگز یہ معنی نہیں ہوں گے کہ اس پر بطور رسول یا خدا تعالیٰ کے ایمان لایا گیا ہے۔

۲۶ جون ۱۹۶۱ء کے الفضل میں ہم نے جو اداریہ تحریر کیا ہے اس میں ہم نے لکھا ہے کہ

"ہم نے اپنے گزشتہ اداریوں میں سید سلیمان صاحب ندوی مرحوم کا ایک قول نقل کیا ہے جو دوبارہ یہاں نقل کرتے ہیں:۔

"بہتر سے بہتر فلسفہ، عمدہ سے عمدہ تعلیم، اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت اس کی حامل اور عامل ہو کر قائم نہیں ہے جو ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہو"

یہ قول نہایت ہی دانشمندانہ ہے اس کے یہی معنی ہیں کہ جب تک کوئی ایسی **مرکزی ہستی زندہ موجود نہ ہو** جو کسی اصول کی حامل اور عامل ہو کر ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہو اس وقت تک کوئی فلسفہ، عمدہ سے عمدہ تعلیم، اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی چونکہ جماعت احمدیہ کا ایک ایسا امام ہے جو ان اصولوں کا حامل اور عامل ہے جن پر جماعت کا قیام ہے اور اس لئے وہ ارکان جماعت کی توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہے اس لئے جماعت احمدیہ ان اصولوں کو بروئے کار لانے میں کامیاب ہے۔

جماعت احمدیہ کی توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں اور یہی وہ حقیقت ہے جس کی وجہ سے ہماری جماعت ایک بنیان مرصوص کی طرح کام کر رہی ہے اور اس نے تمام دنیا کے کناروں پر اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ آپ ہی کی رہنمائی سے جماعت وہ کام کر رہی ہے جس کی نظیر تمام اسلامی جماعتوں میں تو کیا آج تمام دنیا کی جماعتوں میں نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر مخلص فرد اپنا مال، اپنی اولاد اور اپنی جان جماعتی کاموں کے لئے دینے پر آمادہ رہتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد قربانیاں کرتا ہے اور قربانیوں میں بیش از پیش حصہ لینا باعث سعادت سمجھتا ہے۔"

اس کے بعد ہم نے لکھا ہے کہ:۔

"جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اٹل پروگرام کے مطابق مجددین مبعوث فرمائے ہیں اور اسی پروگرام کے مطابق اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مہدی معہود اور مسیح موعود بنا کر مبعوث کیا ہے جس سے دوبارہ خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوئی ہے اور ہر احمدی کا علیٰ وجہ البصیرت ایمان ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد اسی پروگرام کے مطابق خلیفۃ المسیح ہیں۔

الغرض جماعت احمدیہ پاکستان جس کا مرکز "ربوہ" میں ہے ان دوستوں پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو اپنا امام اور پیشوا اور مصلح موعود مانتے ہیں جو شخص آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی نہیں مانتا وہ اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا خواہ وہ اپنے آپ کو احمدی ہی کہتا ہو وہ جماعت میں داخل نہیں اسی طرح جس جماعت احمدیہ کے نظام کا مرکز ربوہ ہے وہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایات کے مطابق اس نظام کو چلانے کی ذمہ دار ہے۔ الغرض جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اطاعت بطور امام اور پیشوا کے نہیں کرتا اور آپ کو خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتا نہ تو وہ جماعت کا رکن ہے نہ اس سے چندہ وصول کیا جاتا ہے اور نہ اس پر کسی طرح کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے"

ان دونوں حوالوں سے واضح ہے کہ ہمارا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود پر ایمان رکھنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ ان پر ایمان کا درجہ وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے کا درجہ ہے۔ ہمارے مندرجہ حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ پر ایمان رکھنے سے ہماری مراد آپ کے خلیفۃ المسیح الثانی۔ زندہ اور موجود امام اور پیشوا کے طور پر ایمان رکھنا ہے۔

دوست اس پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"معاصر "الفضل" ۲۹ جون نے "جماعت احمدیہ اور اس کے ارکان" کے عنوان سے ایک اداریہ زیب رقم فرمایا ہے، جس کے شروع میں سید سلیمان ندوی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے:۔

"بہتر سے بہتر فلسفہ، عمدہ سے عمدہ تعلیم، اچھی سے اچھی ہدایت زندگی نہیں پا سکتی اور کامیاب نہیں ہو سکتی، اگر اس کے پیچھے کوئی ایسی شخصیت اس کی حامل اور عامل ہو کر قائم نہیں ہے۔ جو ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز ہو"

یہ نہایت دانشمندانہ قول ہے اور اگر ہم یہ کہیں تو بے جا نہ ہو گا کہ جماعت احمدیہ کو اشد ترین مخالفتوں اور ہلاکت خیز طوفانوں کے باوجود جو شاندار زندگی اور کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ اسی شخصیت کی وجہ سے جو اس کے پیچھے اس کی حامل اور عامل ہے اور وہی ہماری توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز چلی آرہی ہے۔ یہ شخصیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مجدد زمان اور مہدیٔ دوران کا وجود ہے جن کے انفاس طیبہ سے ہر اس شخص کے اندر زندگی کی روح پیدا ہو چکی ہے، جس نے آپ کی اطاعت کا جوا اٹھایا اور آپکی ہدایات پر عامل ہو کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا بیڑا اٹھایا۔

لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ "الفضل" کے نزدیک آج جو کچھ ہے وہ اس کے "خلیفۃ المسیح" ہی ہیں، چنانچہ لکھا ہے:۔

"جماعت احمدیہ کی توجہ، محبت اور عظمت کا مرکز حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں"

یہی نہیں آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"الغرض جماعت احمدیہ پاکستان جس کا مرکز "ربوہ" میں ہے ان دوستوں پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں"

لیجئے صاحب! اب خلیفہ صاحب ربوہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہوگیا، یہ ہے غلو کی انتہا، اصل شخصیت جس نے اس سلسلہ کی

(باقی صـ پر ملاحظہ ہو)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

اپنے افعال کا جائزہ لیتے رہو اور انہیں اللہ تعالیٰ کی محبت کے زیر اثر لانے کی کوشش کرو

روح کو پاک رکھنے کیلئے جسمانی صفائی بھی ضروری ہے

فرمودہ ۱۶ فروری ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

فرمایا:۔

دنیا میں

مختلف قسم کے وجود

پائے جاتے ہیں کچھ مادی وجود ہوتے ہیں کچھ دماغی وجود ہوتے ہیں کچھ جذباتی وجود ہوتے ہیں اور کچھ ذہنی وجود ہوتے ہیں بظاہر مومن مادی چیزوں میں سے سمجھا جاتا ہے۔ گو روحانی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ مادی وجود سے کسی قدر بالا ہوتا ہے۔ لیکن درحقیقت روحانیت مادی ارتقاء کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

تمام روحانی ترقیات

انسانی دماغ سے وابستہ ہیں مثلاً ہم کہتے ہیں کہ سچ بولنا چاہیئے۔ اب سچ کس چیز کا نام ہے۔ سچ کسی ماوراء النظر چیز کا نام نہیں بلکہ ہماری آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں اور دماغ جو کچھ نقش کرتا ہے، اگر زبان ان دونوں کے مطابق بیان کرے۔ تو وہ سچ کہلاتا ہے۔ اگر جو کچھ آنکھوں نے دیکھا اور دماغ نے نقش کیا۔ اور زبان اس کے خلاف بیان کرتی ہے۔ تو یہ جھوٹ کہلاتا ہے۔ اب یہ

تینوں چیزیں مادی ہیں

آنکھ بھی مادی چیز ہے۔ دماغ بھی مادی چیز ہے۔ زبان بھی مادی چیز ہے۔ ان تینوں کے اتفاق اور تعاون کا نام سچ ہے اور ان کے اختلاف کا نام جھوٹ ہے۔ جو شخص روحانی دور میں سے گزر رہا ہوگا۔ وہ یقیناً سچ بولے گا۔ اسے سچ بولنے کے لئے اپنی آنکھوں اپنے دماغ اور اپنی زبان کا مطالعہ کرنا پڑے گا۔ اسی طرح باقی اخلاق کا حال ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ چوری بُری چیز ہے۔ اور

امانت اچھی چیز ہے

لیکن امانت بھی دراصل سچ کی ہی ایک شاخ ہے، اور خیانت جھوٹ کی ایک شاخ ہے۔ الاماشاء اللہ کہ کبھی اس کے ساتھ ظلم ملا ہوا ہو۔ مثلاً ایک شخص کسی کے پاس کوئی چیز اس پر اعتبار کر کے رکھ دیتا ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ واپس مانگتا ہے۔ لیکن لینے والا کہتا ہے کہ تم نے تو مجھے دی ہی نہیں اگر وہ کہے ہاں دی تو تھی۔ لیکن میں دیتا نہیں چاہتا تو اس طرح تو اسے محلے کے لوگ بھی بُرا بھلا کہیں گے اور محلے کے لوگ بھی اسے شرمندہ کریں گے کہ چیز لے کر واپس کیوں نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی عدالت وہاں ہو۔ تو لینے والا عدالت میں بھی نالش کر سکتا ہے۔ پس وہ خیانت کرنے کے لئے جھوٹ سے کام لیتا ہے۔ اور صاف انکار کر دیتا ہے کہ تم نے مجھے کوئی چیز دی ہی نہیں۔ اس طرح دو فریق ہو جاتے ہیں کچھ تو

خائن کی طرفداری

کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس نے لی ہی نہیں اور کچھ لینے والے کی طرف ہو جاتے ہیں کہ اس نے بہت ظلم کیا ہے چیز لے کر انکار کر دیا ہے۔ کچھ لوگ اس کی سنتے ہیں اور کچھ اس کی سنتے ہیں۔ اس طرح اس کی زیادہ بدنامی نہیں ہوتی۔ اور نہ کسی عدالت میں مقدمہ چل سکتا ہے کیونکہ اس نے وہ چیز اعتبار کی وجہ سے دوسرے کے پاس رکھوائی تھی۔ اور دیتے وقت اس نے کسی کو گواہ بنانے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی تھی۔ اس لئے مقدمہ نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال خیانت جھوٹ کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ وہ یہ کہہ کر ظالم بھی بن جاتا ہے۔ کہ جاؤ جو کچھ کرنا چاہتے ہو کر لو۔ میں نہیں دیتا۔ اور زبردستی قبضہ جما لیتا ہے بہر حال دماغ نے کچھ نقش محفوظ کئے اور آنکھوں نے دیکھے۔ لیکن زبان نے بجائے ان دونوں سے مطابقت کرنے کے اپنا راستہ جدا کر لیا کہ جاؤ تم اپنے گھر بیٹھو۔ میرا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ میں انکار کر دوں۔ میں تمہاری بات نہیں مانتی۔ یہ میرے گھر کی بات ہے۔ تم اس معاملہ میں چپ رہو۔ جب زبان ان دونوں سے اختلاف کر لیتی ہے۔ تو

اسی کا نام جھوٹ ہوتا ہے

اب دیکھو یہ تینوں چیزیں مادی ہیں۔ ان مادی چیزوں کے ذریعہ انسان کو روحانیت حاصل ہوتی ہے۔ جس طرح ماں کے پیٹ میں آہستہ آہستہ جسم کی پرورش کے ساتھ ساتھ روح بھی تیار ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح ان مادی چیزوں کے صحیح افعال سے روحانیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور جسم کی صفائی سے

قافلہ قادیان کیلئے حکومت کو درخواست بھجوا دی گئی ہے۔

احباب اپنے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ کے حصول کی کوشش فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

اس دفعہ قادیان کا قدیم مذہبی اجتماع ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸ ردسمبر ۱۹۶۱ء کی تاریخوں میں ہوگا۔ اور قافلہ (بشرط منظوری) انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ دسمبر کو لاہور سے بعد دوپہر روانہ ہوگا۔ اور ۲۰ ردسمبر کو واپس آئے گا۔ اس مرتبہ دوستوں کی خواہش کے پیش نظر تین سو افراد کے لئے درخواست دی گئی ہے۔ احباب کرام کو چاہیئے کہ جن کے پاس پاسپورٹ موجود نہیں ہیں وہ ابھی سے اپنے ضلع کے ذریعہ پاسپورٹ تیار کرانے کی کوشش فرمائیں۔ تا کہ قافلہ میں شامل ہو کر اپنے مقدس مقامات کی زیارت اور دعاؤں کے غیر معمولی مواقع سے متمتع ہو سکیں۔ اور جوں جوں ان کے پاسپورٹ تیار ہوتے جائیں۔ وہ نظارت خدمت درویشاں سے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنی درخواست امیر یا پریذیڈنٹ مقامی کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجواتے رہیں۔ یاد رہے کہ صرف ایسے دوست درخواست دیں۔ کہ جن کے پاس پاسپورٹ موجود ہوں یا انہیں وقت کے اندر اندر پاسپورٹ حاصل کر لینے کی یقینی امید ہو۔ نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں۔

نیز جو سرکاری ملازم قافلہ میں جانا چاہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے محکمہ کے افسر سے تحریری اجازت نامہ حاصل کر کے اپنے پاس رکھیں۔ یہ اجازت نامہ بارڈر پر دکھانا ہوگا۔

مطبوعہ فارم برائے درخواست قافلہ نظارت خدمت درویشاں سے ایک آنہ یا چھ نئے پیسے میں مل سکتا ہے قافلہ کی درخواست حکومت کی خدمت میں بھجوا دی گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں ؛

مرزا بشیر احمد ناظر خدمت درویشاں

روح کو صفائی ہوتی ہے۔ اگر جسم گندے افعال میں ملوث ہو جائے تو روح بھی پاک نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسان

اپنے جسم کے افعال کا مطالعہ

کرتا رہے۔ جسم کے افعال کا صحیح رنگ میں مطالعہ اور معائنہ کرنے کا نام ہی روحانیت ہے۔ جو لوگ علم النفس کے ماتحت انسانی افعال کے متعلق غور و فکر کرتے ہیں۔ وہ فلاسفر کہلاتے ہیں۔ لیکن دنیوی فلاسفروں کی نظر صرف سیاست اور حقہ بازی اور عام عقلی باتوں تک ہی محدود رہ جاتی ہے۔ اور جو روحانی آدمی ہوتے ہیں وہ علم النفس کے ماتحت یہ سوچتے ہیں کہ برے اخلاق کیوں پیدا ہوتے ہیں اور ان کے روکنے کے کیا کیا ذرائع ہو سکتے ہیں۔ اور پس پردہ وہ کونسی چیزیں ہیں جو بدی کی محرک ہیں اور برائی کی رغبت دلاتی ہیں۔

ایک دنیوی فلاسفر

ان باتوں کے پیچھے نہیں جاتا۔ وہ ظلم کو بعض رنگ میں جائز سمجھتا ہے۔ اگر انگریز فلاسفر ہے تو وہ یہ جائز نہیں سمجھے گا۔ کہ جرمن قوم کسی دوسری قوم پر ظلم کرے لیکن وہ یہ جائز سمجھتا ہے کہ انگریزی قوم دوسری اقوام پر بے شک ظلم کرے اس میں کوئی حرج نہیں اگر کسی بات میں انگریزی قوم کا فائدہ ہو تو اس کے لئے جھوٹ بولنا جائز ہے اور اس کو حقیقت مطلقہ سے کوئی غرض نہیں بلکہ وہ صرف

اپنے ملک اور اپنی قوم کا فائدہ

دیکھتا ہے اور سچائی کے متعلق وہ یہ فتوی دیتا ہے کہ سچائی سے حق نہ ملتا ہو تو بیشک جھوٹ بول کر اپنا حق حاصل کرو وہ جھوٹ کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا بلکہ جھوٹ کو جائز قرار دیتا ہے گویا وہ حقیقت مطلقہ سے کوئی سروکار نہیں وہ حقیقت نسبتی کا قائل ہوتا ہے۔ تو درحقیقت روحانیت اور فلسفہ میں اس لحاظ سے ایک بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ روحانیت حقیقت مطلقہ کو مدنظر رکھتی ہے۔ اور فلسفہ حقیقت نسبتی کو مدنظر رکھتا ہے۔ درحقیقت

دونوں کا منبع ایک ہی ہے

لیکن استعمال کرنے والوں نے ان میں بہت بڑا فرق پیدا کر دیا ہے۔ یورپین اقوام چونکہ فلسفہ کی قائل ہیں اس لئے وہ یہ تو پسند نہیں کرتیں کہ فرانس کو کسی کے ماتحت کر دیا جائے۔ لیکن اگر انڈوچائنا کو فرانس کے ماتحت کر دیا جائے تو وہ اسے جائز سمجھتی ہیں چونکہ وہ حقیقت نسبتی کی قائل ہیں اس لئے ان کی نظر میں دوسرے لوگ ان

حقوق کا مطالبہ نہیں کر سکتے جن کا مطالبہ یورپین اقوام کر سکتی ہیں۔ لیکن روحانیت انسان کو ازلی ابدی صداقتوں کے رستوں پر گامزن کرتی ہے۔ اور وہ حقیقی امن قائم کرتی ہے۔ اس کا دائرہ مکمل ہے۔ اور فلسفہ کی طرح ادھورا نہیں۔ ہماری شریعت میں کئی امور ایسے ہیں جو اگر ناقص طور پر ادا کئے جائیں تو

گناہ کا موجب

بن جاتے ہیں۔ اسی طرح فلسفہ بھی بجائے فائدہ پہنچانے کے یورپین اقوام کے لئے نقصان کا موجب بن رہا ہے۔ ان کے فلسفہ کی کمزوری کی یہ کتنی موٹی مثال ہے کہ انگریزوں اور فرانسیسیوں اور سپین والوں نے دوسرے ممالک پر قبضہ کیا۔ لیکن کوئی نہیں بولا کہ یہ اچھا کام نہیں۔ ان کو دیکھ کر جرمنی اور اٹلی والوں نے بھی دوسرے ملکوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ انگریز اور ان کے ساتھی یہ اعلان کرتے تھے کہ ہم نے ان ممالک پر اس لئے قبضہ کیا ہے کہ ہم ان کو تہذیب و تمدن سکھانا چاہتے ہیں جب اٹلی اور جرمنی والوں نے ان کی برابری کرنا شروع کر دی۔ تو دوسرے ملکوں نے غرانا شروع کر دیا کہ

تم کیوں قبضہ کرتے ہو

مسولینی منہ پھٹ سا آدمی تھا۔ اس نے کہا آپ لوگوں نے دو سو سال تک تہذیب و تمدن کے ابھارنے کا کام کیا ہے۔ ہم نہیں بولے لیکن اب ہم وحشی اقوام اور حبشی قبائل کو تہذیب و تمدن سکھانے لگے ہیں تو آپ لوگ شور مچاتے ہیں۔ اگر ہم ظلم کرتے ہیں تو آپ لوگ بھی ظلم کرتے ہیں۔ اور اگر آپ لوگ انصاف کر رہے ہیں تو ہم یقیناً انصاف کر رہے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے خدمت کے لئے دوسرے ممالک پر قبضہ کیا ہے تو ہم نے بھی دوسرے ملکوں کی خدمت کے لئے ان پر قبضہ کیا ہے۔ غرض روحانیت میں جسمانی امور کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے ہمیں

دوسروں کے جذبات اور خیالات

کو پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنا چاہیے۔ بعض لوگ دوسرے کے جذبات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر بات فوراً ظاہر کر دیتے ہیں۔ گویا اپنے خیال میں سچ بول رہے ہوتے ہیں۔ حالانکہ سچ کے یہ معنے نہیں کہ ہر بات کو ظاہر کر دیا جائے۔ بلکہ سچ کے یہ معنے ہیں کہ موقع اور محل کے مطابق جو بات انسان سے دریافت کی جائے اس کا وہ صحیح جواب دے ورنہ ہزاروں باتیں انسان اپنے گھر میں اپنی بیوی

سے کرتا ہے کیا سچ کے مفہوم کے ماتحت اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب کے سامنے ان کو بیان کرتا پھرے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ اپنے سچے ہونے کا ثبوت نہیں دیتا بلکہ اپنی حماقت کا ثبوت دیتا ہے کیونکہ

سچائی کا مفہوم یہ نہیں

کہ ہر بات دوسروں پر ظاہر کی جائے۔ پس تمام حالات جو انسان پر گذرتے ہیں ان میں انسان کے لئے روحانیت کے بڑھانے کا موقع ہوتا ہے لیکن تمام لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ (باقی)

مجالس خدام الاحمدیہ ابھی سے تیاری کریں

دس بارہ سال سے برسات کے موسم میں قریباً ہر سال ہی مغربی پاکستان کے کسی نہ کسی حصہ میں سیلاب آتے رہتے ہیں۔ اور یہ مستقل صورت بن گئی ہے۔ اس سال حکومت پاکستان کی طرف سے سیلابوں کی روک تھام کے لئے ضروری قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ خدا کرے یہ اقدامات مفید ثابت ہوں اور ملک فصلوں۔ مویشیوں اور انسانی جانوں اور مکانات کی تباہی سے محفوظ رہے۔ آمین۔

ان اقدامات کے باوجود بھی احتیاطی طور پر ایسے انتظامات کر لینے چاہئیں کہ اگر خدانخواستہ یہ مصیبت آئے بھی تو نقصان کم سے کم ہو۔

اس سلسلہ میں شعبہ خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تمام ایسی مجالس کو ہدایت دی جاتی ہے جو براہ راست یا بالواسطہ ایسے مصائب سے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ ایسے حالات پیش آتے ہی فوری طور پر اپنی خدمات بحیثیت مجلس مقامی حکام کے سپرد کر دیں اور ان کی ہدایات کے مطابق کام کریں۔ بلکہ زیادہ مناسب ہوگا کہ ابھی سے متعلقہ حکام کی خدمت میں اپنی خدمات معین طور پر پیش کر دی جائیں۔ تا ضرورت کے وقت وہ ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اور ہم وقت آنے پر اس طرح خدمت کریں جس طرح ایک سچا محب وطن اپنے ملک کو بچانے کے لئے کیا کرتا ہے۔ (مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ

نماز باجماعت

ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔
"ثواب نماز کے اعتبار سے سب لوگوں میں سے وہ لوگ بڑے ہیں جن کی مسافت مسجد سے دور ہو۔ پھر جن کی ان سے دور ہو۔ اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے کہ امام کے ہمراہ پڑھے۔ باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے۔ جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو رہے۔"
(قائد تربیت انصار اللہ)

نادار لوگ

بے شمار ایسے نادار لوگ موجود ہیں جو اخبار الفضل اپنے نام جاری کروانے کی تڑپ رکھنے کے باوجود مجبور ہیں۔

ایسے خواہشمند لوگوں کے نام "روزانہ" یا "خطبہ نمبر" جاری کروا کر ثواب دارین حاصل کیجئے! (مینجر الفضل)

ضروری اطلاع

خاکسار تین چار ہفتے کے لئے قادیان دارالامان جا رہا ہے الفرقان ماہ جولائی تیار ہے اور انشاء اللہ مؤرخہ ۱۰ جولائی کو جملہ خریدار صاحبان کے نام پوسٹ ہو جائیگا جن دوستوں کا سالانہ چندہ ختم ہے اور دفتر کی طرف سے ان کے نام وی پی ہوں وہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ تین چار ہفتے تک مجھے ذاتی خطوط مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال ہو سکتے ہیں۔

ابوالعطاء جالندھری معرفت جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان
ہندوستان

اذکروا موتٰکم بالخیر

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

از مکرم عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی

میرے والد چوہدری محمد حسین صاحب مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۰ء بروز ہفتہ صرف ایک دن کی مختصر علالت کے بعد اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ۱۹۱۶ء میں جبکہ آپ کی عمر ۱۸ سال کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت میں بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو دین اور سلسلہ کیلئے خاص جوش اور غیرت عطا فرمائی تھی۔ اور اس سلسلہ میں بہت نذر واقع ہوئے تھے۔

۱۹۵۳ء میں میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا نائب قائد تھا۔ انہی دنوں میں جماعت احمدیہ کراچی کا جہانگیر پارک میں تاریخی جلسہ ہوا۔ یہ دن نہایت خطرناک تھے۔ مجھے اپنی ڈیوٹی کے لحاظ سے ہر وقت خطرہ میں رہنا پڑتا تھا۔ اس موقع پر والد صاحب نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے دین کے لئے ہمت اور مستعدی سے خدمت کی تلقین کرتے رہے۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کا زمانہ ہر احمدی کے لئے ایک کڑی آزمائش کا زمانہ تھا۔ ان دنوں مجھے ساری ساری رات ڈیوٹی پر گھر سے باہر رہنا پڑتا۔ اور میں نے دیکھا کہ والد صاحب خود گھر پر رات کے وقت پہرہ دیتے۔ اور ہمیشہ مجھے فرماتے کہ تم گھر کا کوئی فکر نہ کرو۔ مجھے بوڑھا مت سمجھو۔ میں خدا کے فضل سے جوانوں سے زیادہ ہمت رکھتا ہوں۔ میری ہر وقت خطرہ کی زندگی پر کبھی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا۔ میں اپنے دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ مجھے دین کی خدمت کی جو تھوڑی بہت توفیق مل رہی ہے۔ اس میں نصف والد صاحب کا حصہ ہے۔ ایک تو ان کی مسلسل خدمتِ دین کے لئے نصیحت اور تلقین۔ دوسرے گھر کے تمام کاموں سے مجھے فارغ کر رکھا تھا۔ گھر کی تمام ضروریات خود بہم پہنچاتے۔ اس طرح جو وقت مجھے ایک عیالدار آدمی ہونے کی وجہ سے گھر کی ضروریات کے لئے نکالنا پڑتا۔ وہ وقت میں اطمینان سے خدمتِ دین میں صرف کر سکتا تھا۔

دین سے محبت کا ایک چھوٹا سا واقعہ عرض کرتا ہوں۔ میرے ایک نہایت مخلص بزرگ نے ذکر کیا کہ ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست نے ان سے کہا۔ کہ چوہدری صاحب (یعنی والد صاحب) اپنے ایک عزیز سے اس وجہ سے ناراض ہیں کہ وہ دین کی خدمت میں سست ہے۔ وہ فرمانے لگے۔ کہ مجھ پر اس بات کا بے حد اثر ہوا۔ کہ ایک غیر از جماعت شخص بھی یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا کہ چوہدری صاحب کو دین سے اس قدر محبت ہے کہ وہ اپنی اولاد سے بھی دین کی خدمت میں سست ہونے کی وجہ سے ناراض ہیں۔ مجھے کئی ایک دوستوں نے بتایا کہ والد صاحب اکثر اس بات پر بہت اطمینان اور خوشی کا اظہار فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ فخر کیا کرتے تھے کہ میرا بڑا لڑکا (یعنی یہ عاجز) خادم دین ہے۔ حالانکہ میں شرمندہ ہوں کہ میں خدمتِ دین کا حق ادا نہیں کر سکا۔ لیکن اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ والد صاحب اپنی اولاد سے بھی خدا کے لئے محبت کرتے تھے ان کی یہ شدید خواہش تھی۔ کہ ان کی اولاد دیندار ہو اور کسی نیک کام میں پیچھے نہ رہے۔ چنانچہ مجھے اکثر وصیت کرنے کی تحریک کرتے رہتے تھے۔ لیکن میں اپنی کمزوریوں کی بنا پر عذر کر دیتا۔ ایک دفعہ جب میں نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ میں تو بہت کمزور اور گنہگار انسان ہوں۔ وصیت کی وجہ سے جو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ان کو کما حقہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ تو بڑے جوش سے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اپنے اعمال کے زور پر جنت میں جاؤ گے۔ اگر تم وہ قدم اٹھاؤ گے جو تمہارے بس میں ہے۔ تو اللہ تعالےٰ تمہیں اگر بھی ہوگے تو نیک بنا دے گا۔ اور پھر اور نہیں تو کم از کم تمہیں پہلے سے زیادہ قربانی کا موقعہ تو مل جائے گا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی اس خواہش کو پورا کیا اور خاکسار کو ان کی زندگی میں وصیت کی توفیق مل گئی جس پر آپ بہت خوش ہوئے۔

جب سے میں نے ہوش سنبھالا۔ ان کو ہمیشہ تہجد گذار پایا۔ حتیٰ کہ اگر طبیعت ناساز بھی ہوتی تو تیمم کر کے چارپائی پر ہی نفل ادا کر لیتے۔ اگر بیٹھ نہ سکتے تو لیٹے لیٹے ہی تہجد کے نوافل ادا کر لیتے۔ تہجد کی نماز میں اس قدر گریہ وزاری سے دعائیں کرتے کہ بسا اوقات آپ کی چیخیں بلند ہو جاتیں اور پاس سوئے ہوئے لوگ جاگ پڑتے۔

آپ مستجیب الدعوات تھے۔ اکثر دعائیں قبول ہوتیں۔ جس کی قبل از وقت اطلاع دے دیتے۔ یوں تو بہت سے دوست اس بات کے گواہ ہیں۔ میں صرف اپنا ایک واقعہ بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ جس وقت میں ابھی صرف ایک اسسٹنٹ تھا۔ تو مجھے فرمایا۔ کہ مجھے معلوم ہوا ہے تمہاری ترقی ہو جائے گی۔ اپنے دفتر کے حالات کے ماتحت میں نے عرض کیا کہ بظاہر کوئی امید نہیں۔ کیونکہ ایک تو ہمارے دفتر میں آسامیاں محدود ہیں۔ پھر میں بہت جونیئر ہوں۔ فرمانے لگے۔ خواہ کچھ ہی ہو تمہاری ترقی ہو جائے گی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد بالکل غیر متوقع طور پر ایک دوسرے دفتر میں مجھے سپرنٹنڈنٹ کی جگہ مل گئی۔ بلکہ ڈیڑھ دو سال کے بعد ہی غیر معمولی حالات میں جو خود ایک معجزہ ہیں۔ مجھے دوسری ترقی مل گئی اور میں ایگزیکٹو افسر ہو گیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ سے بہت سی عقیدت اور محبت رکھتے تھے۔ نظام سلسلہ کی سختی سے پابندی کرتے۔ ہر احمدی کے لئے بڑا درد مند دل رکھتے تھے کسی احمدی بھائی کے دکھ اور مصیبت کا سنکر بے قرار ہو جاتے اور جو دوست انہیں دعا کے لئے کہتے ان کے لئے اہتمام کے ساتھ دعا کرتے اور پھر دریافت بھی کرتے رہتے۔ اور جب تک وہ دوست مشکل میں مبتلا رہتے باقاعدگی سے دعائیں جاری رکھتے۔ نماز با جماعت کے بے حد پابند تھے۔ سوائے ناگزیر حالات کے نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرتے۔

جماعت احمدیہ کراچی کی ایک لمبے عرصے تک خدمت کا موقع پایا۔ سالہا سال سے وفات تک حلقہ مارٹن روڈ کی تعمیر کی سعادت پائی۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ نے ایک دفعہ اپنے قیام کراچی کے دوران جماعت کو ہر حلقہ میں مسجد بنانے کی طرف توجہ دلائی اس ارشاد پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی توفیق محترم والد صاحب کو حاصل ہوئی۔ حضرت اقدس کا فرمان سنکر گویا مسجد کے قیام کے لئے ایک دھن سوار ہو گئی وہ دفعہ مخالفین کی طرف سے مسجد گرائی گئی۔ وہ ملبہ بھی اٹھا کر لے گئے لیکن آپ نے ہمت نہ ہاری۔ مہینوں میدان میں ہی اذان کہتے اور نماز ادا کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی محنت کو نوازا اور جماعت کو چھپر ڈال کر نماز ادا کرنے کی اجازت مل گئی۔ اس کے بعد تقریباً دو تین سال کی مسلسل اور سخت کوشش کے بعد یہ زمین جو رقبہ میں تقریباً ۱۲۰۰ مربع گز ہے۔ جماعت کو حکومت کی طرف سے باقاعدہ الاٹ ہو گئی۔ جب محترم والد صاحب الاٹمنٹ لے کر مکرم محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب مرحوم رضؓ امیر جماعت کراچی کے پاس گئے۔ تو وہ بے حد خوش ہوئے اور فرمانے لگے "چوہدری صاحب میں صرف آپ کے جذبہ اور دلجوئی کے خیال سے آپ کی مدد کرتا تھا۔ ورنہ مجھے بالکل امید نہ تھی اور آپ اس معاملہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ محض آپکا اخلاص ہے جو اللہ تعالےٰ کو پسند آ گیا اور اس قدر وسیع اور باموقع زمین مسجد کے لئے جماعت کو مل گئی۔"

قدرت نے آپ کو خدمتِ خلق کا زبردست جذبہ عطا فرمایا تھا۔ غربا اور کمزوروں کی مدد کے لئے ہمیشہ کمر بستہ رہتے۔ جب بھی کوئی حاجتمند آپ کے پاس امداد کے لئے آتا۔ آپ فوراً اس کے ساتھ ہو لیتے۔ اور جب تک اس کا کام نہ ہو جاتا دم نہ لیتے۔ وفات سے چند روز قبل جبکہ آنکھ کے اپریشن کی وجہ سے ڈاکٹری ہدایت کے ماتحت آپ گھر سے باہر نہ نکلتے تھے۔ ایک بھنگی کی سفارش کے لئے ایک افسر کے پاس چلے گئے۔ اس افسر نے اور اسی طرح ایک اور غیر از جماعت ریٹائرڈ افسر نے جو اس وقت ان کے پاس بیٹھے تھے۔ محترم والد صاحب کو ایسی حالت میں آنے پر از راہ ہمدردی منع کیا۔ آپ ان کی باتیں سنتے رہے اور صرف اتنا کہا کہ "خدمتِ خلق بھی تو کوئی چیز ہے یہ غریب مصیبت زدہ میرے پاس امید سے کر آیا تھا تو میں کس طرح اسے ٹال دیتا"۔ آپ کی اس ہمدردیٔ خلائق کا یہ اثر تھا۔ کہ آپ کی وفات پر غیر از جماعت احباب نے خاکسار کے ساتھ اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ چوہدری صاحب کی وفات سے جہانگیر روڈ (وہ علاقہ جہاں آپ رہتے تھے) یتیم ہو گئی ہے۔ بعض نے کہا کہ آپ کا ہی باپ نہیں ہمارا باپ بھی آج فوت ہو گیا ہے۔

(باقی ص۶ پر)

درخواست دعا

مکرم حافظ عزیز احمد صاحب کراچی میں بوجہ بلڈ پریشر تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مکرم حافظ صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحتیاب فرمائے اور دراز عمر سے رکھے آمین۔ (عبدالقیوم۔ ایجنٹ اخبار الفضل چنیوٹ)

ادائیگی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

چوہدری خان محمد صاحب گوندل
فیکٹری ایریا۔ ربوہ ۵۰ — ۶
عبدالمجید صاحب صدر حلقہ
مزنگ لاہور ۱۲ — ۵
بشیر احمد صاحب گنڈا سنگھ والا
لائل پور (بلا تفصیل) ۰ — ۹
بشیر احمد صاحب کوٹ جان بخش گجرانوالہ — ۵
مختار احمد صاحب تاروول ۱۹ — ۶
چوہدری فیض احمد صاحب ڈنگہ ۲۵ — ۶
چوہدری نذیر احمد صاحب ″ ۲۵ — ۶
عنایت خانصاحب ککڑ بانوالہ
لائلپور (بلا تفصیل) ۰ — ۲۰
محمد عبداللہ صاحب پرسیاں
دارالرحمت غربی ربوہ ۰ — ۶
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ حیدر آباد ۰ — ۶
رانا اسد اللہ خانصاحب ″ ۰ — ۵
نذر احمد صاحب پٹواری تاروول ۱۹ — ۶
چوہدری محمد علی صاحب شہزادہ سیالکوٹ ۰ — ۳
ماسٹر فضل دین صاحب ″ ۰ — ۶
چوہدری محمد رفیق صاحب ″ ۰ — ۶
محمد شریف صاحب دیوبا ۰ — ۶
چوہدری محمد ابراہیم صاحب چک ۲۹/ D-B ۶۷ — ۸۶
میاں اللہ دین صاحب جرمیاں
جھنڈا سیالکوٹ ۸۷ — ۹

غلام اللہ صاحب دیوبا ۰ — ۶
عبدالجبار خانصاحب پٹواری چک ۵۰۵ لائلپور ۰ — ۶
متفرق مستورات بصورت زیور ″ — ۷
محمد عبداللہ صاحب باجوہ ظفروال ۵۰ — ۶
اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۱۲ — ۶
″ ″ ۳۸ — ۶
زینب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری
محمد شفیع صاحب ظفروال ۷۵ — ۶
سردار خانصاحب ″ ۲۵ — ۱۲
سردار خانصاحب چک بنیاد سرگودھا ۰ — ۶
علاؤ الدین صاحب گوکھا امام بخش
(بلا تفصیل) ۰ — ۲۱۴
اللہ بخش صاحب چک ۱۹۲ مراد
بہاولپور (بلا تفصیل) ۰ — ۲۰
صوفی اللہ دین صاحب چک ۱۸ بہوڑو شیخوپورہ ۹۱ — ۹
محمد خانصاحب دیوبا ۰ — ۶
دین محمد ولد محمد بوٹا ″ ۱۹ — ۶
سلطان علی صاحب محراب پور (بلا تفصیل) ۲۵ — ۲۵
غلام نادر صاحب ظفر آباد ۲۵ — ۷
پیر اللہ بخش صاحب تلونڈی راہوالی ۵۰ — ۳
عزیز احمد صاحب تلونڈی کھجوروالی ۰ — ۶
— ″ — ۰ — ۶
چوہدری فضل کریم صاحب مٹھہ ٹوانہ ۰ — ۱۰
محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ ربوہ (بلا تفصیل) ۲۵ — ۲۰

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۳۳۱۔ مکرم امیر علی صاحب ڈنڈیال ضلع جہلم از احباب جماعت ۰۰ — ۱۱
۳۳۲۔ ″ جناب محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ شہر ″ ۱۶ — ۲۹
۳۳۳۔ ″ جناب حاکم علی صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ″ ۰ — ۱۳
۳۳۴ ″ مرزا عبدالرحمن صاحب کراچی ″ ۸۲ — ۲۲
۳۳۵۔ ″ جناب محمد حنیف صاحب دہلی گیٹ لاہور ″ ۰ — ۱۷
۳۳۶۔ ″ ایس ایم حسین صاحب ڈھاکہ ۰ — ۴
۳۳۷۔ ″ ماسٹر مامون خانصاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ″ ۰ — ۲۷
۳۳۸۔ ″ سردار علی صاحب چک ۱۹۷/ R-B ضلع لائلپور ۰ — ۳
۳۳۹۔ ″ منظور احمد خانصاحب خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۰ — ۱
۳۴۰ ″ حبیب الرحمن صاحب ابن میاں خوشی محمد صاحب۔ ربوہ ۰ — ۱
۳۴۱۔ ″ نذیر احمد خانصاحب منٹگمری از احباب جماعت ۰ — ۹
۳۴۲۔ ″ جناب محمد عثمان صاحب قصور ضلع لاہور ″ ۵۰ — ۳۱
۳۴۳۔ ″ جناب محمد احمد صاحب قمر سیالکوٹ شہر ″ ۰ — ۴
۳۴۴۔ ″ ملک نصیر احمد صاحب اسلامیہ پارک لاہور ″ ۰ — ۶
۳۴۵۔ ″ جناب محمد حسین صاحب پشاور ۰ — ۵
۳۴۶ ″ جناب عبدالغنی صاحب راولپنڈی از احباب جماعت ۲۵ — ۱۵
۳۴۷ ″ صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے ربوہ ۰ — ۲۰
۳۴۸ ″ محترمہ بشیرہ صادقہ بیگم صاحبہ بسنت نگر لاہور ″ ۰ — ۵

مسجد احمدیہ فرینکفورٹ کے بقایا داران کیلئے۔ آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء

جن بھائیوں اور بہنوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کی تعمیر کے لئے وعدے فرمائے ہوئے ہیں۔ لیکن تاحال سو فیصدی ادائیگی نہیں فرمائی۔ نوٹ فرمالیں کہ اس مسجد کو بنے ہوئے تقریباً دو سال کا عرصہ گزر گیا ہے۔ اس کے لئے چندہ ادا کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء مقرر کی جاتی ہے۔ اس تاریخ تک مرکز میں بقایا رقم پہنچانے والوں کے نام ہی کندہ ہو سکیں گے۔ دوسروں کے نہیں مذکورہ میعاد کے اندر اندر اپنی رقوم ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ ٹیکنیکل ٹریننگ — نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی واقعہ میکلیگن روڈ نزد چارٹرڈ بنک۔ دی مال۔ لاہور داخلہ اے۔ ایم۔ آئی۔ دی پاک الیکٹریکل و ریڈیو انجنیئرنگ (سی اینڈ جی لنڈن) الیکٹریکل سپروائزر۔ ریڈیو مکینک (اردو کورسز)

(پ رٹ ۲/۷/۶۱)

۲۔ پبلک سروس کمیشن لاہور — مشترکہ امتحان مقابلہ (ا) ویسٹ پاکستان سول سروس (ایگزیکٹو برانچ)۔ اسامیاں ۳۲

ب۔ سیکشن آفیسرس ویسٹ پاکستان سول سیکرٹریٹ۔ اسامیاں ۱۰۔

مراکز امتحان: لاہور۔ حیدر آباد۔ پشاور۔ آغاز قریباً آخری سہ ماہی اکتوبر ۱۹۶۱ء۔

تنخواہ سول سروس ۳۰۰-۲۵-۵۰۰-۳۰/۵۲۰-۷۷۰/۴۰-۸۵۰۔ سلیکشن گریڈ ۹۰۰
تنخواہ سیکشن افسر ۳۰۰-۲۵-۵۰۰-۳۰/۵۳۰-۷۷۰/۴۰-۸۵۰۔ سپیشل گریڈ ۶۰۰-۴۰-۱۰۰۰-۵۰/۲-۱۱۵۰

شرائط: بصورت سول سروس صرف مرد۔ برائے سیکشن آفیسرس مرد و خواتین۔

عمر ۱/۷/۶۱ کو ۲۱ تا ۲۵۔ گریجوایٹ۔

درخواستیں ۶/۸ تک۔ فارم درخواست سلیبس و تفصیل شرائط وغیرہ مطالبے پر مفت بذریعہ ڈاک بصیغہ رجسٹری ۷۴ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑے سائز کا واپسی لفافہ بھیجکر طلب کریں۔

(پ۔ ٹ ۴/۷/۶۱)

۳۔ فارسیٹ رینجرس — ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور۔ مراکز امتحان مقابلہ لاہور حیدر آباد۔ پشاور اگست ۱۹۶۱ء۔ انتخاب با وظیفہ پروبیشنر فارسیٹ رینجرس ویسٹ پاکستان فارسیٹ سبارڈینیٹ سروس (ایگزیکٹو سیکشن) اسامیاں ۵۰۔ دو سالہ ٹریننگ پاکستان فارسیٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور۔ ۱۹۶۱-۶۳ء رینجرس کورس۔ تنخواہ ۲۰۰-۱۰-۳۵۰۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۷۵/-

شرائط کم از کم انٹرمیڈیٹ۔ مندرجہ ذیل میں سے دو یا زیادہ مضامین۔ ریاضی۔ فزکس کیمسٹری۔ باٹنی۔ زوالوجی۔ عمر ۱/۱/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۳۔

درخواستیں ۲۲/۷/۶۱ تک۔ فارم درخواست سلیبس وغیرہ مطالبہ کرنے پر مفت بذریعہ ڈاک ۷۴ پیسے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجکر طلب کریں۔

(پ۔ ٹ۔ ۴/۷/۶۱)

۴۔ داخلہ سینٹرل گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج نظام آباد کراچی — داخلہ ایم ایڈ کلاس (پریویس) سیشن ۱۹۶۱-۶۲ء مرد و خواتین۔ شرط بی ٹی / بی ایڈ۔

درخواستیں بشمول سہ عدد فوٹو ۲۵/۷/۶۱ تک بنام پرنسپل کورسز سلیبس کراچی یونیورسٹی سے مفت۔

فارم درخواست و پراسپیکٹس دفتر پرنسپل سے مفت

(پ۔ ٹ ۵/۷/۶۱)

وعدہ جس قدر پہلے ادا کیا جائے اتنا ہی زیادہ ثواب کا موجب ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دینگے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے ۔۔۔۔ جو لوگ آخر وقت تک نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں۔ وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اس طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہونگے جو پہلے شامل ہوتا ہے۔"

جو دوست باوجود خواہش کے ابھی تک تحریک جدید کا وعدہ پورا نہیں کر سکے وہ جلد اپنے وعدہ کو پورا کرنے کی سعی بلیغ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۲۸: میں عطاء اللہ ولد شہابت علی قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد منقولہ مبلغ ۵۰/- روپے میرے پاس نقد ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۳۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی آمد ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد عطاء اللہ خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ
گواہ شد: محمد اشرف خان مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ
گواہ شد: اقبال محمد خان سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
گواہ شد: محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ
گواہ شد: عبدالعزیز پسر عطاء اللہ گوجرانوالہ

نمبر ۱۶۱۲۹: میں عبدالسلام طاہر ولد احمد علی صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ہوسٹل ۲ جامعہ احمدیہ ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں عبدالسلام طاہر ولد احمد علی قوم آرائیں ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ اس وقت میں طالب علم ہوں اور میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ ان دنوں میرا گذارہ ماہانہ آمد پر ہے جو ہے گیارہ روپے مجھے وظیفہ ملتا ہے۔ اور ۲۵/- روپے والدین بھیجتے ہیں کل آمد مبلغ ۳۶/- روپے ماہوار ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے بعد اگر کوئی آمد یا کوئی مزید جائیداد پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ فقط۔

العبد: عبدالسلام طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ مستقل سکونت کنری سندھ (معرفت منور احمد جھنگ اینڈ پرنٹنگ فیکٹری)
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ
گواہ شد: محمد احمد نعیم مربی سلسلہ احمدیہ

نمبر ۱۶۱۳۰: میں زبیدہ بیگم زوجہ سید محمد افتخار حسین صاحب قوم قریشی ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۴۵ء ساکن پونچھ ہاؤس کالونی لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ جو میرے شوہر سید محمد افتخار حسین صاحب کے ذمہ ابھی واجب الادا ہے ان سے جب بھی ملے گا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گی (۲) زیورات نیکلس طلائی اندازاً تین تولہ۔ کڑے طلائی چار تولہ۔ جھمکے طلائی ۹ ماشہ۔ ٹکہ طلائی ایک تولہ۔ بالیاں کانوں کی طلائی چار ماشہ۔ انگوٹھی طلائی ۵ ماشہ نتھ طلائی تین ماشہ۔ کل ۹ تولہ ۹ ماشہ۔ ان کی قیمت اندازاً ۱۳۶۵/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ زیورات کی قیمت کا ۱/۱۰ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔

العبد۔ زبیدہ بیگم
گواہ شد۔ سید محمد افتخار حسین خاوند موصیہ
گواہ شد غلام احمد بقلم خود۔

درخواست دعا۔ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ اُمّ منصور احمد کئی دنوں سے کوئٹہ میں بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا کرے۔ (عبدالرشید خان تبسم)

نمبر ۱۶۱۳۱: میں سید محمد افتخار حسین ولد ڈاکٹر سید اعجاز حسین صاحب مرحوم بھاگلپوری پیشہ ملازمت عمر ۷۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن پونچھ ہاؤس کالونی لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۶/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ تین سو ایک روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد: سید محمد افتخار حسین بقلم خود
گواہ شد: عبدالرحیم صدر حلقہ اسلامیہ پارک لاہور گواہ شد: غلام احمد بقلم خود سکنہ مین روڈ شمس آباد لاہور

نمبر ۱۶۱۳۲: عبدالغفور ولد چوہدری عمر الدین صاحب مرحوم قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۳/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

۱۔ میں اس وقت ایک فرم میں ملازم ہوں جس سے میری آمد ڈیڑھ صد روپے ماہوار ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔

۲۔ علاوہ میری غیر منقولہ جائیداد ۲۲ (بائیس) کنال زرعی اراضی ہے جو کہ مجھے جدی اراضی کے عوض عارضی مستقل طور پر الاٹ ہے) واقع چک نمبر ۳ ج ب ڈاکخانہ گوجرہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور ہے۔ جس کی قیمت دو ہزار روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں ۳۔ ایک مکان رہائشی (جو کہ مجھے ہندوستان میں متروکہ مکان کے کلیم کے معاوضہ میں ملا ہے) نمبر ۹۶ بلاک ۱۲ محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر میری ملکیت ہے جس کی قیمت چار ہزار روپے ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز اسکے علاوہ اگر کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ بوقت وفات اگر میری مزید جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: عبدالغفور ولد چوہدری عمر الدین مرحوم مکان نمبر ۹۶ بلاک ۱۲ محلہ پیرانوالہ جھنگ صدر
گواہ شد: چوہدری محمد صادق برادر حقیقی ۹ بلاک ۶۵ فیڈرل بی ایریا سکیم ۱۶ کراچی۔ گواہ شد: چوہدری [illegible] برادر حقیقی [illegible] گوجرہ ضلع لائلپور

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم

بقیہ صفحہ ۵

الجھے ہوئے تنازعات اور بگڑے ہوئے معاملات کو سلجھانے کا آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔ چنانچہ کئی ایک احمدی اور غیر احمدی گھرانے آپ کی مصالحانہ کوششوں کے نتیجہ میں برباد ہوتے ہوتے آباد ہو گئے۔ محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی اس قسم کے معاملات آپ کے سپرد کر دیتے اور خدا کے فضل سے آپ ان کو تسلی بخش طور پر کامیابی کے ساتھ نپٹا دیتے اپنی عدم دلچسپی کی وجہ سے آپ کی زندگی میں مجھے صرف چند ایک ایسے واقعات کا علم تھا لیکن آپ کی وفات پر بہت سے واقعات خصوصاً غیر از جماعت دوستوں کے میرے علم میں آئے۔ آپ کی ان خدمات کا یہ اثر تھا کہ دسمبر ۱۹۵۹ء میں جب بنیادی جمہوریتوں کے الیکشن کے موقع پر آپ کو جماعت کی طرف سے بطور امیدوار کھڑا کیا گیا۔ اور مخالفوں نے لوگوں کو آپکے حق میں ووٹ دینے سے منع کیا تو بہت سے غیر از جماعت دوستوں نے ان سے کہا کہ اگر چوہدری محمد حسین کو ووٹ نہیں دیں گے تو کسی کو بھی نہیں دیں گے۔

تمام علاقہ میں آپ کی دیانتداری مسلّم تھی۔ آپ نے اپنے کاروبار میں کبھی ایک پیسہ کی بھی بد دیانتی نہیں کی۔ آپ نے کاروباری الخطاط کو گوارا کر لیا لیکن ناجائز ذریعوں سے اسے ترقی دینے کو گوارا نہ کیا۔ آپ کی دیانتداری کے اشد ترین مخالف بھی معترف تھے۔ چنانچہ الیکشن کے موقعہ پر ایک مولوی صاحب کو جو آپ کی مخالفت میں تقریر کر رہے تھے ایک صاحب کے سوال پر یہ اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہا کہ گو قادیانی ہے لیکن آدمی دیانتدار ہے۔

حضرت والد صاحب بہت خوددار واقع ہوئے تھے۔ ہمیشہ دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی کا محتاج نہ کرے۔ ایک بزرگ دوست نے آپ کی وفات پر مجھے فرمایا کہ چوہدری صاحب کی یہ دعا قبول ہو گئی کہ وہ کسی کے محتاج نہیں ہوئے اور پھر فرمانے لگے کہ جب میں حج کو جا رہا تھا تو انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ اس مقدس مقام پر میرے لئے یہ دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے کسی کا محتاج نہ کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ بے حد متوکل انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر آپکو مستحکم یقین تھا۔ وفات سے چند روز قبل ہماری والدہ صاحبہ نے کہا کہ آپ اپنا زیادہ تر وقت باہر رہتے ہیں اور دکان کا کچھ خیال نہیں کرتے جس کی وجہ سے کاروبار کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اتنا تو خیال کریں کہ اگر موت فوت ہو جائے تو نعش کو ربوہ پہنچانے کا انتظام تو ہو۔ فرمانے لگے کہ اگر میرے پاس ایک پیسہ بھی نہ ہو تو بھی مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ ہے کہ وہ ضرور مقبرہ بہشتی پہنچانے کے سامان کر دیگا۔ چنانچہ وفات پر کوئی سرمایہ آپ کے پاس نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے باوجود ہماری بے مائیگی کے آپکو مقبرہ بہشتی پہنچانے کے سامان کر دئے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آخری ایام حیات میں اصلاح وارشاد کے کام کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہو گئی تھی ایک دوست نے آپ کی وفات پر بتایا کہ چوہدری صاحب فرماتے تھے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دکان کو جس طرح بھی ہو فروخت کر دوں۔ اور بقیہ زندگی صرف اصلاح وارشاد کا کام ہی کروں۔

آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے۔ ایک بیوہ اور پندرہ پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ میں تمام بزرگوں اور دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ محترم والد صاحب رضی کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو انکے نقش قدم پر چلنے اور ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے اور ان کا حامی وناصر ہو۔ آمین۔ ہمارا سب سے چھوٹا بھائی مبارک احمد لندن میں تعلیم حاصل کر رہا ہے والد صاحب کی وفات اچانک اسکی عدم موجودگی میں ہوئی۔ جس کا طبعاً اس پر بہت زیادہ اثر ہوا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو صبر اور ہمت عطا فرمائے اور اپنے فضل سے کامیابی کے ساتھ خیرو عافیت سے وطن واپس لائے۔ آمین۔

لیڈر

بقیہ صـ ۲

بنیاد رکھی ' اور جس کا وجود ان فتوحات کا اصل موجب ہے ' جو اس سلسلہ کے ذریعہ اسلام کو نصیب ہوئیں وہ اپنے ماننے والوں کی توجہ ' محبت اور عظمت کا مرکز نہ رہا اور یہ سعادت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی آج حاصل ہے ' کیا اس سے بڑھ کر احسان ناشناسی کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے ؟ "

ظاہر ہے کہ ہمارے دوست کا یہ اعتراض سراسر غلطی پر مبنی ہے۔ ہمارا مقصد تو یہ تھا کہ اس وقت جماعت احمدیہ کے سامنے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین کا زندہ وجود ہے جو ان اصولوں کا حامل اور عامل ہے جن کے لئے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑی ہوئی ہے اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام حامل وعامل نہیں تھے اور نہ اس کا یہ مطلب تھا کہ (نعوذ باللہ) سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اسلامی اصولوں کے حامل اور عامل نہیں تھے۔ ہمارا مطلب صرف ایک زندہ شخصیت کو پیش کرنا تھا جو موجودہ وقت میں جماعت احمدیہ کی توجہ محبت اور عظمت کا مرکز ہے۔ اور ایسی زندہ حاضر اور موجود شخصیت ہمارے نزدیک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔ اور جو شخص آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی نہیں مانتا وہ جماعت احمدیہ (ربوہ) کے ساتھ منسلک نہیں ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے دوست اصل مضمون کو چھوڑ کر کفر وایمان کا مسئلہ لے بیٹھے ہیں۔ حالانکہ یہاں ایسی بحث کے لئے کوئی قرینہ نہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ :-

" الغرض جماعت احمدیہ پاکستان جس کا مرکز "ربوہ" میں ہے ان دوستوں پر مشتمل ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو اپنا امام اور پیشوا اور مصلح موعود مانتے ہیں جو شخص آپ کو خلیفۃ المسیح الثانی نہیں مانتا وہ اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا خواہ وہ اپنے آپ کو احمدی ہی کہتا ہو وہ جماعت میں داخل نہیں "۔

بات بالکل صاف تھی مگر ہمارے دوست اس پر فرماتے ہیں :-

" لیجئے صاحب ! اب خلیفہ صاحب ربوہ پر ایمان لانا بھی ضروری ہو گیا ' یہ ہے غلو کی انتہاء ' اصل شخصیت جس نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی ' اور جس کا وجود ان فتوحات کا اصل موجب ہے جو اس سلسلہ کے ذریعہ اسلام کو نصیب ہوئیں وہ اپنے ماننے والوں کی توجہ محبت اور عظمت کا مرکز نہ رہا اور یہ سعادت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو ہی آج حاصل ہے ' کیا اس سے بڑھ کر احسان ناشناسی کی کوئی اور مثال مل سکتی ہے ! "

ہم نے " ایمان رکھتے ہیں " لکھا تھا ہمارے دوست نے اس کو " ایمان لانا " بنا لیا ہے۔ یہ وہی غلطی ہے جو اس وقت کی جاتی ہے جب ہم تو " امتی نبی " کہتے ہیں مگر اس کو مستقل نبی بیان کرکے اعتراض کیا جاتا ہے۔ حالانکہ " امتی نبی " کا مقام اور ہے اور " مستقل نبی " کا مقام اور ہے۔ اس طرح " امتی نبی " پر ایمان لانا اور ہے اور " مستقل نبی " پر ایمان لانا اور بات ہے۔ اسی طرح جس طرح خدا پر ایمان لانا اور ہے اور رسول اللہ پر ایمان لانا اور ہے۔ ؎

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

ایک احمدی طالبعلم کی نمایاں کامیابی

" عزیزم عبد الباسط نے امسال پنجاب یونیورسٹی کے B.D.S تھرڈ پروفیشنل کے امتحان میں صوبہ بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم موصوف محترم میاں عبد الکریم صاحب لاہور کے صاحبزادے محترم میاں عبد العزیز صاحب مغل رضی لاہور کے نواسے اور مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر چاٹگانگ کے بھتیجے ہیں بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ کریم عزیزم موصوف کو مزید دینی ودنیاوی ترقی دے اور سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سید عبد الغفور شاہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴